ترمیمی بل کا متن اور اس کا جائزہ

ذیل میں ہم اہل علم وتحقیق کے لئے 21 اگست 2006 کو قومی اسمبلی میں حقوق نسواں کے نام سے حدود آرڈی ننس 1979 میں ترامیم کے سلسلے میں پیش شدہ بل کی عبارت پیش کرتے ہیں۔اور بعد میں سابقہ حدود آرڈی نینس اور حالیہ مجوزہ ترامیم کا باہمی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے

مجموعہ تعزیرات پاکستان مجموعہ ضابطہ فوجداری اور دیگر قوانین میں مزید ترمیم کرنے کا بل

چونکہ دستور کا آرٹیکل ۱۱۴، اس امر کو یقینی بناتا ہے کہ شرف انسانی کے تابع، گھر کی خلوت قابل حرمت ہوگی!

چونکہ دستور کا آرٹیکل ۳۷ سماجی انصاف کو فروغ دینے اور سماجی برائیوں کا خاتمہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؛

چونکہ یہ ضروری ہے کہ قانون کے غلط اور بے جا استعمال کے خلاف خواتین کی دادرسی کی جائے اور تحفظ فراہم کیا جائے اور ان کے استحصال کو روکا جائے؛

چونکہ اس بل کا مقصد ایسا قانون لانا ہے جو بالخصوص دستور کے بیان کردہ مقاصد اور اسلامی احکام سے مطابقت رکھتا ہو؛

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لئے مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) مجموعہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) قانون انفساخ، ۱۹۷۹ء (نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) اور قذف کا جرم (حد کا نفاذ) آرڈی نس، ۱۹۷۹ء (نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹) میں مزید ترمیم کی جائے

لہذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

(۱) مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(۱) یہ ایکٹ قانون فوجداری ترمیمی (خواتین کا تحفظ) ایکٹ ۲۰۰۶ء کے نام سے موسوم ہوگا (۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

(۲) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعہ کی شمولیت:

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵، ۱۸۶۰ء) میں جس کا حوالہ بعد ازیں ''مجموعہ قانون'' کے طور پر دیا گیا ہے، دفعہ ۳۵۶ الف کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ کو شامل کر دی جائے گی یعنی

۳۵۶ ب عورت کو نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کے لئے اغواء کرنا لے بھاگنا یا ترغیب دینا:

جو کوئی بھی کسی عورت کو اس ارادے سے کہ اسے مجبور کیا جائے یا یہ جانتے ہوئے کہ اسے مجبور کرنے کا احتمال ہے کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرے یا اس غرض سے کہ ناجائز جماع پر مجبور کی جائے یا پھسلا لی جائے۔یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ

اسے ناجائز جماع پر مجبور کرلیا جائے یا پھسلا لیا جائے گا، لے بھاگے یا اغواء کرلے تو عمر قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور جو کوئی بھی اس مجموعہ قانون میں تعریف کردہ تخویف مجرمانہ کے ذریعے یا اختیار کے بے جا استعمال یا جبر کے کسی دوسرے طریقے کے ذریعے، کسی عورت کو کسی جگہ سے جانے کے لئے اس ارادے سے یا یہ جانتے ہوئے ترغیب دے کہ اس امر احتمال ہے کہ اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ ناجائز جماع پر مجبور کیا جائے گا یا پھسلا لیا جائے گا تو وہ بھی مذکورہ بالا طور پر قابل سزا ہوگا۔

(۳) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعہ کی شمولیت:

مذکورہ مجموعہ قانون میں دفعہ ۳۶۷ کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کردی جائے یعنی،

۳۶۷ الف: کسی شخص کو غیر فطری خواہش نفسانی کا نشانہ بنانے کی غرض سے اغواء کرنا یا لے بھاگنا:

جو کوئی بھی کسی شخص کو اس غرض سے کہ مذکورہ شخص کو کسی شخص کی غیر فطری خواہش نفسانی کا نشانہ بنایا جائے یا اس طرح ٹھکانے لگایا جائے کہ وہ کسی شخص کی غیر فطری خواہش نفسانی کا نشانہ بننے کے خطرے میں پڑ جائے یا اس امر کے احتمال کے علم کے ساتھ کہ مذکورہ شخص کو بایں طور نشانہ بنایا جائے گا یا ٹھکانے لگایا جائے گا لے بھاگے یا اغواء کرے تو موت یا پچیس سال تک کی مدت کے لئے قید سخت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۴) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعات کی شمولیت:

دفعہ ۳۷۱ کے بعد حسب ذیل نئی دفعات شامل کردی جائیں گی یعنی،

۳۷۱ الف: کسی بھی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض کے لئے فروخت کرنا:

جو کوئی بھی کسی شخص کو اس نیت سے کہ مذکورہ شخص کسی بھی وقت عصمت فروشی یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز جماع کی غرض سے یا کسی ناجائز اور غیر اخلاقی مقصد کے لئے کام میں لگایا جائے گا یا استعمال کیا جائے گا یا اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے کہ مذکورہ شخص کو کسی بھی وقت مذکورہ غرض کے لئے کام میں لگایا جائے گا یا استعمال کیا جائے گا، فروخت کرے، اجرت پر چلائے یا بصورت دیگر حوالے کرے تو اسے پچیس سال تک کی مدت کے لئے سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریحات:

(الف) جب کوئی عورت کسی طوائف یا کسی شخص کو جو کسی چکلے کا مالک یا منتظم ہو، فروخت کی جائے اجرت پر دی جائے یا بصورت دیگر حوالے کی جائے تو مذکورہ عورت بایں طور حوالے کرنے والے متعلقہ شخص کے متعلق تاوقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ ہوجائے یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے اسے اس نیت سے حوالے کیا تھا کہ اسے عصمت فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(ب) دفعہ ہذا اور دفعہ ۳۷۱ ب کی اغراض کے لئے ''ناجائز جماع'' سے ایسے اشخاص کے مابین جماع مراد ہے جو اشتہ نکاح میں منسلک نہ ہوں۔

۳۷۱ ب کسی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض سے خریدنا:

جو کوئی بھی کسی شخص کو اس نیت سے کہ مذکورہ شخص کسی بھی وقت عصمت فروشی کے لئے یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز جماع کے لئے یا کسی ناجائز اور غیر اخلاقی مقصد کیلئے کام میں لائے جائے گا یا استعمال کیا جائے گا یا اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے کہ مذکورہ شخص کسی بھی وقت کسی مذکورہ مقصد کے لئے کام میں لایا جائے گا خریدنے اجرت پر رکھتے یا بصورت دیگر اس کا قبضہ حاصل کرے تو اسے پچیس سال تک کی مدت کے لئے سزائے قیدی دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح: جب کوئی عورت کسی طوائف یا کسی شخص کو جو کسی چکلے کا مالک یا منتظم ہو، فروخت کی جائے اجرت پر دی جائے یا بصورت دیگر حوالے کی جائے تو مذکورہ عورت با ایں طور حوالے کرنے والے متعلقہ شخص کے متعلق تاوقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے اسے اس نیت سے حوالے کیا تھا کہ اسے عصمت فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(۵) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء، میں نئی دفعہ کی شمولیت:

مذکورہ قانون میں دفعہ ۳۷۴ کے بعد ذیل عنوان زنا بالجبر کے تحت حسب ذیل نئی دفعات شامل کردی جائے گی یعنی

۳۷۵، زنا بالجبر:

کسی مرد کو زناء بالجبر کا مرتکب کہا جائے گا جو ماسوائے ان مقدمات کے جو بعد ازاں مستثنیٰ ہوں، کسی عورت کے ساتھ مندرجہ ذیل پانچ حالات میں کسی میں جماع کرے،

(اول) اس کی مرضی کے خلاف

(دوم) اس کی رضامندی کے بغیر؛

(سوم) اس کی رضامندی سے، جب کہ رضامندی اس کو ہلاک یا ضرر کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو

(چہارم) اس کی مرضی سے جب کہ مرد جانتا ہو کہ وہ اس کے ساتھ نکاح میں نہیں ہے اور یہ کہ رضامندی کا اظہار اس وجہ سے کیا گیا ہے کیونکہ وہ یہ باور کرتی ہے کہ مرد دوسرا شخص ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح ہونا وہ باور کرتا ہے یا کرتی ہے یا

(پنجم) اس کی رضامندی سے یا اس کے بغیر جب کہ وہ سولہ سال سے کم عمر کی ہو

تشریح: زناء بالجبر کے جرم کے لئے مطلوبہ جماع کے تعین کے لئے دخول کافی ہے۔

۳۷۶ زنا بالجبر کے لئے سزا:

(۱) جو کوئی زناء بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے اسے سزائے موت یا کسی ایک قسم کی سزائے قید جو کم سے کم پانچ سال یا زیادہ سے زیادہ پچیس سال تک ہو سکتی ہے دی جائے گی اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہو گا

(۲) جب زناء بالجبر کا ارتکاب دو یا زیادہ اشخاص نے بہ تائید باہمی رضامندی سے کیا ہو تو ان مین سے ہر ایک شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

(۶) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعہ کی شمولیت:

مذکورہ مجموعہ قانون میں باب بیس میں حسب ذیل نئی دفعہ شامل کر دی جائے گی یعنی

۴۹۳ الف۔ کسی شخص کا فریب سے جائز نکاح کا یقین دلا کر ہم بستری کرنا:

ہر وہ شخص جو فریب سے کسی عورت کو جس سے جائز طریق پر اس ے نکاح نہ کیا ہو یہ باور کرائے کہ اس نے عورت سے جائز طور پر نکاح کیا ہے اور اسے اس یقین کے ساتھ اپنے ساتھ ہم بستری پر آمادہ کرے تو اسے پچیس سال تک کی مدت کے لئے قید سخت دی جائے گی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

(۷) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعہ کی شمولیت:

مذکورہ مجموعہ قانون میں دفعہ ۴۹۶ کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کر دی جائے گی یعنی

۴۹۶ الف کسی عورت کو مجرمانہ نیت سے ورغلانا یا نکال کر لے جانا یا روک رکھنا

جو کوئی بھی کسی عورت کو اس نیت سے نکال کر لے جائے یا ورغلا کر لے جائے کہ وہ کسی شخص کے ساتھ ناجائز جماع کرے یا کسی عورت کو مذکورہ نیت سے چھپائے یا روک رکھے تو اسے سات سال تک کی مدت کے لئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

(۸) ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۰۶ء میں نئی دفعہ کی شمولیت:

مذکورہ مجموعہ قانون میں دفعہ ۵۰۲ الف کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کر دی جائے گی یعنی

۵۰۲ ب زنا بالجبر کی صورت میں کسی عورت کی شناخت کی تشہیر کرنا:

جو کوئی زنا یا زنا بالجبر کے کسی مقدمے کی تشہیر کرتا ہے جس کے ذریعے کسی عورت یا اس کے خاندان کے کسی فرد کی شناخت کو ظاہر کرے تو اسے چھ ماہ تک کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(۹) ایکٹ نمبر ۵ باب ۱۸۹۸ء، میں نئی دفعات کی شمولیت:

مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۸۹۸ء ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں دفعہ ۲۰۳ کے بعد حسب ذیل نئی دفعات شامل کردی جائیں گی یعنی

۲۰۳ زنا کی صورت میں نالش:

(ا) کوئی عدالت زناء کے جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس، ۱۹۷۹ء (نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعہ ۵ کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی ماسوائے اس نالش کے جو کسی اختیار رکھنے والی مجاز عدالت میں دائر کی جائے

(۲) کسی نالش پر جرم کا اختیار سماعت رکھنے والی عدالت کا افسر صدارت کنندہ فوری طور پر مستغیث اور زنا کے فعل کے کم از کم چار چشم دید بالغ گواہوں کی حلف پر جرم کے لئے ضروری جانچ پڑتال کرے گا۔

(۳) مستغیث اور عینی گواہوں کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے مواد کو تحریر تک محدود کر دیا جائے گا اور اس پر مستغیث اور عینی گواہوں کے علاوہ عدالت کے افسر صدارت کے دستخط بھی ہوں گے۔

(۴) کسی عدالت کا افسر صدارت کنندہ جس کے روبرو نالش دائر کی گئی ہو یا جس کو یہ منتقل کی گئی ہو اگر مستغیث اور چار یا زائد عینی گواہوں کے حلفیہ بیانات کے بعد یہ فیصلہ دے کہ کاروائی کے لئے کافی وجہ موجود نہیں ہے نالش کو خارج کر سکے گا اور ایسی صورت میں وہ اس کی وجوہات قلم بند کرے گا۔

۲۰۳ ب قذف کی صورت میں نالش:

(ا) دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تابع کوئی عدالت قذف کا جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس، ۱۹۷۹ء (نمبر ۸ مجریہ ۱۹ء) کی دفعہ ۷ کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی ماسوائے ان نالش کے جو اختیارات سماعت رکھنے والی مجاز عدالت میں دائر کی جائے۔

(۲) کسی نالش پر جرم کا اختیار سماعت رکھنے والی عدالت کا افسر صدارت کنندہ فوری طور پر مستغیث کی قذف کے فعل کے جرم کی ضروری جانچ پڑتال کرے گا

(۳) مستغیث کی جانچ پڑتال کے مواد کو تحریر تک محدود کر دیا جائے گا اور اس پر مستغیث کے علاوہ افسر عدالت صدارت کنندہ کے بھی دستخط ہوں گے۔

(۴) اگر کسی عدالت کے افسر صدارت کنندہ کی یہ رائے ہو کہ کاروائی کے لئے کافی وجہ موجود ہے تو عدالت ملزم کی اصالتاً حاضری کے لئے سمن جاری کرے گا

(۵) کسی عدالت کا افسر صدارت کنندہ جس کے روبرو نالش دائر کی گئی ہو یا جس کو یہ منتقل کی گئی ہو اگر مستغیث کے حلفیہ بیانات پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ دے کہ کاروائی کے لئے کافی وجہ موجود نہیں ہے تو نالش کو خارج کر سکے گا۔ اور ایسی صورت میں وہ اس کی

وجوہات قلمبند کرے گا۔

(۱۰) ایکٹ نمبر 5:۱۸۹۸ء کے جدول دوم کی ترمیم:

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں جدول دوم میں

(اول) کالم ا میں دفعہ ۳۶۵ الف اور اس سے متعلقہ کالم ۲ تا ۸ کے اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کردئے جائیں گے یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳۶۵ب	عورت کو اس نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کے لئے بھاگنا یا اغواء کرنا یا ترغیب دینا	ایضا	ایضا	ایضا	ایضا	عمر قید اور جرمانہ	ایضا

(دوم) کالم ا میں دفعہ ۳۶۷ اور اس سے متعلقہ کالم ۲ تا ۸ کے اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کردئے جائیں گے یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳۶۷الف	کسی شخص کو غیر فطری خواہش نفسانی کا نشانہ بنانے کی غرض سے لے بھاگنا یا اغواء کرنا	ایضا	ایضا	ایضا	ایضا	سزائے موت یا پچیس سال تک قید سخت اور جرمانہ	ایضا

(سوم) کالم ا میں دفعہ ۳۷۱ اور اس سے متعلقہ کالم ۲ تا ۸ کے اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کردئے جائیں گے یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳۷۱الف	کسی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض کے لئے فروخت کرنا	ایضا	ایضا	ایضا	ایضا	پچیس سال تک سزائے قید اور جرمانہ	ایضا
۳۷۱ب	کسی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض سے خریدنا	ایضا	ایضا	ایضا	ایضا	پچیس سال تک قید اور جرمانہ	ایضا

(چہارم) دفعہ ۳۷۴ کے بعد زنا بالجبر کا ذیل عنوان شامل کر دیا جائے گا

(پنجم) دفعہ ۳۷۶ سے متعلق کالم ۱ تا ۸ میں موجود اندراجات کی بجائے حسب ذیل تبدیل کر دئے جائیں یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳۷۶	زنا بالجبر	بلاوارنٹ گرفتار کیا جاسکے گا	وارنٹ	ناقابل ضمانت	ناقابل مصالحت	سزائے موت یا کم از کم دس یا زیادہ سے زیادہ پچیس سال تک سزائے قید اور جرمانہ سزائے موت یا عمر قید اگر جرم کا ارتکاب دو یا زیادہ اشخاص نے بہ تائید باہمی سے کیا ہو	سیشن عدالت

(ششم) کالم ۱ میں دفعہ ۴۹۳ اور اس سے متعلقہ کالم ۲ تا ۸ میں اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کر دئے جائیں یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۴۹۳ الف	کسی بھی شخص کا فریب سے جائز نکاح کا یقین دلا کر ہم بستری کرنا	بلاوارنٹ گرفتار کرسکے گا	وارنٹ	ناقابل ضمانت	ناقابل مصالحت	پچیس سال تک قید سخت اور جرمانہ	ایضا

(ہفتم) کالم ۱ میں دفعہ ۴۹۶ اور اس سے متعلقہ کالم ۲ تا ۸ میں اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کر دئے جائیں گے یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۴۹۶ الف	کسی عورت کو مجرمانہ نیت سے ورغلانا یا نکال کر لے جانا یا روک رکھنا	بلاوارنٹ گرفتار کرسکے گا	ایضا	ناقابل ضمانت	ایضا	سات سال تک کے لئے کسی بھی قسم کی سزائے قید اور جرمانہ	سیشن عدالت یا مجسٹریٹ درجہ اول

(ہشتم) کالم ۱ کی دفعہ ۵۰۲ اور اس سے متعلقہ کالم ۲ تا ۸ میں اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کر دئے جائیں گے یعنی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۵۰۲ب	زناء یازناء بالجبر کی صورت میں عورت کی شناخت کی تشہیر کرنا	بلاوارنٹ گرفتارنہیں کرے گا	سمن	ایضا	ناقابل مصالحت	چھ ماہ تک کی کسی بھی قسم کی سزائے قیداور جرمانہ	ایضا

(نہم) ''دیگرقوانین کے خلاف جرائم'' کے عنوان کے تحت کالم ۱ میں اخری انداج کے بعد اور کالم ۲ تا ۸ میں اس سے متعلقہ اندراجات کے بعد حسب ذیل شامل کردئے جائیں گے یعنی،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۵	زناء	بلاوارنٹ گرفتارنہیں کرے گا	سمن	قابل ضمانت	ناقابل مصالحت	محصن کی صورت میں موت تک سنگسار کرنا اور اگر محصن نہ ہوتو ایک سو کوڑوں تک کی سزا	سیشن عدالت
آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۵	قذف	بلاوارنٹ گرفتارنہیں کرے گا	سمن	قابل ضمانت	ناقابل مصالحت	اسی کوڑوں کی سزا	سیشن عدالت

آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۲ ترمیم:

(ا) زناء کے جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) میں دفعہ ۲ میں شقات (ج) اور (ہ) حذف کرلی جائیں گی۔

آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۳ کا حذف کرنا:

زناء کا جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعہ ۳ کو حذف کردیا جائے گا

آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۴ کی ترمیم:

زناء کا جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) میں، دفعہ ۴ میں لفظ ''جائز طور پر'' اور مذکورہ کے آخر میں تشریح کو حذف کردیا جائے گا۔

آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعات ۶ اور ۷ کا حذف کرنا:

زناء کا جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعات ۶ اور ۷ کو حذف کردیا جائے گا۔

(۱۵) آرڈی نینس نمبر ۷ کی دفعہ ۸ میں ترمیم:

جرم زناء (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) میں دفعہ ۸ میں الفاظ ''یا زنا بالجبر'' حذف کردئے جائیں گے۔

(۱۶) آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۹ کی ترمیم:

(ا) زناء کا جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعہ ۹ میں

(اول) الفاظ ''یا زناء بالجبر'' حذف کردئے جائیں گے۔

(دوم) ذیلی دفعہ (۲) میں الفاظ ''یا زناء بالجبر'' حذف کردئے جائیں گے

(سوم) ذیلی دفعہ (۳) اور (۴) حذف کردی جائیں گی

(۱۷) آرڈی نینس نمبر مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعات ۱۰ تا ۱۶، ۱۸ اور ۱۹ کا احذاف:

زناء کا جرم (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعات ۱۰ تا ۱۶ اور ۱۸ اور ۱۹ احذف کردی جائیں گی

(۱۸) آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۷ کی ترمیم:

جرم زناء (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) میں دفعہ ۱۷ میں لفظ اور ہندسہ ''یا ۶'' حذف کردیا جائے گا۔

(۱۹) آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۲۰ کی ترمیم:

جرم زناء (نفاذ حدود) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۲۰ میں

(اول) ذیلی دفعہ (۱) میں پہلا فقرہ شرطیہ حذف کردیا جائے گا۔

(دوم) ذیلی دفعہ (۳) کو حذف کردیا جائے گا اور

"(سوم) ذیلی دفعہ (۵) کو حذف کر دیا جائے گا۔

(۲۰) آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۲ کی ترمیم:

قذف کا جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس، ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء) میں شق (الف) کی بجائے حسب تبدیل کر دی جائے گی، یعنی

(۲) کسی ایسے مقدمے میں جس میں حد کی تعمیل سے قبل، مستغیث قذف کا الزام واپس لے لے ہے یا یہ بیان دے کہ ملزم نے جھوٹا اقبال کیا ہے یا یہ کہ گواہوں میں سے کسی نے جھوٹا بیان دیا تو حد کا اطلاق نہیں ہوگا۔

(۲۵) آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعات ۱۰ تا ۱۳ اور ۱۵ حذف کرنا:

قذف کا جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ (آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعات ۱۰ تا ۱۳ اور ۱۵ حذف کر دی جائے گی۔

(۲۶) آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۴ کی ترمیم:

قذف کا جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء) میں دفعہ ۱۴ میں تبدیلی دفعات (۳) اور (۴) حذف کر دی جائے گی۔

(۲۷) آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۶ کا حذف کرنا:

جرم قذف (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء میں دفعہ ۱۶ حذف کر دی جائے گی۔

(۲۸) آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۷ کی ترمیم:

قذف کا جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۷ میں،

(اول) پہلے فقرہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے گا

(دوم) دوسرے فقرہ شرطیہ کی بجائے حسب ذیل تبدیل کر دیا جائے گا یعنی "مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ۷ کے تحت قابل سزا کوئی جرم سیشن عدالت میں قابل سماعت ہوگا نہ کہ مذکورہ ضابطے کی فعہ ۳۰ کے تحت مجاز کردہ مجسٹریٹ کے ذریعے اس یا اس کے روبرو اور سیشن عدالت کے حکم کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت میں دائر ہوگی"

(۲۹) آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۹ کا حذف کرنا:

قذف کا جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعہ ۱۹ حذف کر دی جائیں گی۔

(۳۰) انفساخ ازدواج مسلمانان ایکٹ ۱۹۳۹ء (نمبر بابت ۱۹۳۹ء) میں نئی دفعہ کی شمولیت۔

انفساخ ازدواج مسلمانان ایکٹ ۱۹۳۹ء (نمبر ۸ بابت ۱۹۳۹ء) میں دفعہ ۲ میں شق (۷) کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کردی جائے گی یعنی

(۷ا الف) لعان تشریح

لعان سے مراد جب کوئی شوہر اپنی بیوی پر زناء کی تہمت لگائے اور بیوی اس تہمت کو سچ تسلیم نہ کرے۔

بیان اغراض وجوہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمہ دستوری مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے مطابق جیسا کہ قران پاک اور سنت میں موجود ہے بحیثیت انفرادی اور اجتماعی زندگیاں گزارنے کے قابل بنایا جائے۔ چناچہ دستور اس امر کی تاکید کرتا ہے کہ موجودہ تمام قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق جس طرح کہ قران پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے بنایا جائے۔ اس بل کا مقصد بالخصوص زناء اور قذف سے متعلق قوانین کو بالخصوص بیان کردہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مقاصد اور دستوری ہدایت کے مطابق بنانا ہے اور خاص طور پر قانون کے بے جا اور غلط استعمال کے خلاف خواتین کی دادرسی کرنا اور انہیں تحفظ کرنا ہے۔ قران پاک میں زناء اور قذف کے جرائم کے بارے میں موجود ہے زناء اور قذف سے متعلق دو آرڈی نینس اس حقیقت کے باوجود کہ قران اور سنت نے نہ تو ان جرائم کی وضاحت کی ہے اور نہ ہی ان کے لئے سزا مقرر کی ہے تاہم دیگر قابل سزا قوانین کے شمار میں اضافہ کرتے ہیں، زناء اور قذف کیلئے سزائیں قصاص کے کسی اصول کے بغیر یا ان جرائم کے لئے ثبوت کے کسی طریقے کی نشاندہی کے بغیر نہیں دی جاسکتیں۔ کوئی جرم جس کا حوالہ قران پاک اور سنت میں نہیں ہے یا جس کے لئے اس میں سزا کے بارے میں نہیں بتایا گیا وہ تعزیر ہے جو ریاستی قانون سازی کا موضوع ہے یہ دونوں کام ریاست کے ہیں کہ وہ مذکورہ جرائم کی وضاحت کرے اور ان کے لئے سزاؤں کا تعین کرے ریاست مذکورہ اختیار کو مکمل اسلامی ہم آہنگی کے ذریعے استعمال کرتی ہے جو ریاست کو وضاحت اور سزا ہر دو کو اختیار دیتا ہے اگر چہ مذکورہ تمام جرائم کو دونوں حدود آرڈی نینسوں سے نکال دیا گیا ہے اور مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) جسے بعد ازاں پی پی سی کا نام دیا گیا ہے میں مناسب طور پر شامل کر دیا گیا ہے۔

زناء کے جرم (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (آرڈی نینس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) جسے بعد ازاں زناء آرڈی نینس کا نام دیا گیا کی دفعات ۱۱ تا ۱۶ میں دئے گئے جرائم تعزیر کی جرائم ہیں ان تمام کو مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کی دفعات ۳۶۵ ب ۳۶۷ الف ۳۷۱ الف ۳۷۱ ب ۴۹۳ الف ۴۹۶ الف کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ جرم قذف (نفاذ حد) آرڈی نینس ۱۹۷۹ء جسے بعد ازاں قذف آرڈی نینس کا نام دیا گیا ہے کی دفعات ۱۲ اور ۱۳ کو حذف کیا گیا ہے یہ مذکورہ آرڈی نینس کی دفعہ ۳ میں قذف کی تعریف کے طور پر کیا گیا ہے جو طبع شدہ اور کندہ شدہ مواد کی طباعت یا کنندہ کاری یا فروخت کے ذریعے ارتکاب کردہ قذف کو کافی تحفظ

کر دیتی ہے۔مذکورہ تعزیری جرائم میں کسی کی آئینی تعریف کے استعمال میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے یا ان کے لئے مقرر کی گئی سزا کو محفوظ رکھا گیا ہے ان تعزیری جرائم کے لئے کوڑوں کی سزا کو حذف کیا گیا ہے جیسا کہ قران اور سنت میں ان جرائم سے متعلق کوئی سزا نہیں ہے۔ریاست کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اسلام کے منصفانہ نظریے کے مطابق اس میں تبدیلی لائے یہ پی پی سی کے مطابق اور شائستگی کے معیار کو قائم کرنے کے لئے ہے جس سے معاشرے کی کامل ترقی کی نشاندہی ہوتی ہے۔زناء اور قذف کے آرڈی نینس پر شہریوں کی طرف سے بالعموم اور اسلامی اسکالروں اور خواتین کی طرف سے بالخصوص سخت تنقید کی گئی تنقید کے کئی موضوع تھے ان میں زناء کے جرم کو زناء بالجبر (عصمت دری) کے ساتھ ملانا شامل ہے اور ان دونوں کے لئے ثبوت اور سزا کی ایک ہی قسم رکھی گئی ہے یہ بے جا سہولت دیتا ہے کوئی عورت جو عصمت دری کو ثابت نہیں کر سکتی اس پر اکثر زناء کا استغاثہ دائر کر دیا جاتا ہے زناء بالجبر (عصمت دری) کے لئے زیادہ سے زیادہ سزا کے ثبوت کی ضرورت صرف اتنی ہی ہے جتنی کہ زناء کے لئے ہے یہ اول الذکر کو ثابت کرنے کے لئے تقریباً ناممکن بنا دیتا ہے۔جب کسی مرد کے خلاف عصمت دری کے استغاثہ میں ناکامی ہو لیکن طبی معائنے سے جماع یا حمل کی بصورت دیگر تصدیق ہو جائے تو عورت کو چار عینی گواہوں کے نہ ہونے سے زناء کی سزا حد کے طور پر نہیں دی جاتی بلکہ تعزیر کے طور پر دی جاتی ہے اس کی شکایت کو بعض اوقات اعتراف تصور کیا جاتا ہے۔

قرآن اور سنت زناء کے لئے تعزیری سزا کے مقتضی نہیں ہے یہ آرڈی نینس کا مسودہ تیار کرنے والوں کے ذاتی خیالات پر مبنی ہے زناء اور قذف کے جرائم کے لئے تعزیری سزائیں نہ صرف اسلامی اصولوں کے منافی ہیں بلکہ استحصال اور ناانصافی کو جنم دیتی ہیں انہیں ختم کیا جا رہا ہے۔دستوری تعزیرات کو واضح اور غیر مبہم ہونا چاہیے ممنوعہ اور غیر ممنوعہ کے درمیان واضح حد مقرر ہو۔شہری اس سے آگاہ ہوں وہ اپنی زندگی اور طور طریقوں کو ان روشن رہنما اصولوں کو اپناتے ہوئے گزار سکیں۔لہٰذا ان میں اور متعلقہ قوانین میں غیر واضح تعریفات کی وضاحت کی جا رہی ہے اور جہاں یہ ممکن نہیں ہے انہیں حذف کیا جا رہا ہے۔اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ غیر محتاط شہریوں کو تعزیری قوانین کے غیر دانشمندانہ استعمال سے تحفظ پہنچایا جائے۔زناء آرڈی نینس ''نکاح'' کی جائز نکاح کے طور پر بھی تعریف کرتا ہے بالخصوص دیہی علاقوں میں نکاح کو بالعموم اور طلاق کو بالخصوص رجسٹر نہیں کیا جاتا کسی شخص پر زناء کا الزام لگانے کے لئے دفاع میں ''جائز نکاح'' کا تعین مشکل ہو جاتا ہے۔رجسٹریشن نہ کرانا اس کے دیوانی منطقی نتائج میں صرف یہی کافی ہے کہ کوئی نکاح رجسٹر نہ کرایا جائے یا کسی طلاق کی تصدیق کو تعزیری منطقی نتائج سے مشروط نہ کیا جائے اس میں اسلامی ہم آہنگی پائی جاتی ہے جب کسی جرم کے ارتکاب میں کوئی شبہ پایا جائے تو حد کو نافذ نہ کیا جائے قانون مذکورہ مقدمات میں غلط استعمال کی وجہ سے سابقہ خاوندوں اور معاشرے کے دیگر ارکان کے ہاتھوں میں ظلم وستم کا کھلونا بن گیا ہے۔تین طلاق دئے جانے کے بعد عورت اپنے میکے چلی جاتی ہے وہ دوران عدت جاتی ہے کچھ ہی دنوں کے بعد خاندان کے لوگ نئے ناطے کا انتظام کر دیتے ہیں اور وہ شادی کر لیتی ہے،اس وقت خاوند یہ دعوٰی کرتا ہے کہ مقامی ہیئت ہائے مجاز کی طرف سے طلاق کی تصدیق کے بغیر نکاح ختم نہیں ہوا اور زناء کا مقدمہ دائر کرتا ہے یہ ضروری ہے کہ اسے ختم

کرنے کے لئے اس تعریف کو حذف کر دیا جائے۔

زناء بالجبر (عصمت دری) کے جرم کے لئے کوئی حد موجود نہیں ہے، یہ تعزیری جرم ہے لہذا عصمت دری کی تعریف اور سزا کو پی پی سی میں بالترتیب دفعات ۳۷۵ اور ۳۷۶ میں شامل کیا جا رہا ہے جنس مبہم کی تعریف میں ترمیم کی جارہی ہے تاکہ واضح کیا جاسکے کہ عصمت دری ایک جرم ہے جس کا ارتکاب مرد عورت کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ یہ انتظام کیا جارہا ہے کہ اگر عورت کی عمر ۱۶ سال سے کم ہو تو مذکورہ مرضی کے طور پر استعمال نہ کیا جائے یہ کمزور کو تحفظ دینے کی ضرورت، جس کی قرآن بار بار تاکید کرتا ہے۔ اور بین الاقوامی ذمہ داری کے اصولوں سے ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ اجتماعی زیادتی کی سزا موت ہے۔ اس سے کم سزا نہیں رکھی گئی ہے ایسے مقدمات کی سماعت کرنے والی عدالتوں کا یہ مشاہدہ ہے کہ بعض حالات میں ان کی یہ رائے ہوتی ہے کہ کسی شخص کو بری نہیں کیا جاسکتا جب کہ عین اس وقت مقدمے کے حقائق اور حالات کے مطابق سزائے موت جائز نہیں ہوتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مذکورہ مقدمات میں ملزم کو بری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اس معاملے کو نمٹانے کے لئے سزائے موت کے متبادل کے طور پر عمر قید کی سزا کا اضافہ کیا جارہا ہے۔

تعزیر زناء بالجبر (عصمت دری) اور اجتماعی زیادتی کی قانونی کاروائی کے لئے طریقہ کار، اس طرح دیگر تمام تعزیرات، پی پی سی کے تحت تمام جرائم کو مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ مجریہ ۱۸۹۸ء) بعد ازیں "سی آر پی سی" کے ذریعے منضبط کیا گیا ہے۔

لعان انفساخ نکاح کی شکل ہے کو یہ عورت جو کہ اپنے شوہر کی طرف سے بدکاری کی ملزمہ ہو اور اس الزام سے انکاری ہو اپنی ازدواجی زندگی سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے لعان سے متعلق قذف آرڈی نینس کی دفعہ ۱۱۴ اس کے لئے طریقہ فراہم کرتی ہے انفساخ نکاح کی آئینی تعزیر میں کوئی جگہ نہیں۔ اسی طرح قانون انفساخ ازواج مسلمانان ۱۹۳۹ء (نمبر ۸ بابت ۱۹۳۹ء) کے تحت لعان کو طلاق کی وجہ کے طور پر متعارف کیا گیا ہے۔ زناء اور قذف کی تعریف ویسی ہی رہے گی جیسا کہ زنا اور قذف آرڈی نینسوں میں ہے نیز زناء اور قذف دونوں کے لئے سزائیں ایک جیسی ہوں گی۔

زناء سنگین جرم ہے جو کہ لوگوں کے اخلاق کو بگاڑتا اور پاکدامنی کے احساس کو تباہ کرتا ہے۔ قران زناء کو لوگوں کے اخلاق کے برعکس ایک جرم ٹھہراتا ہے۔ چار چشم دید گواہوں کی ضرورت بلا شرکت غیرے صریحا معمولی بار نہیں ہے۔ یہ بھی دعوٰی ہے کہ اگر حدیث کے برعکس ہو، "اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اپنے گناہوں کو چھپاتے ہیں" جو کسی عمل کا ارتکاب اس طرح غل غپاڑہ کی صورت میں کرتے ہیں تاکہ چار آدمی اس کو دیکھ لیں، البتہ معاشرے کو بہت سنگین نقصان ہوگا۔ اسی وقت قرآن رازداری کو تحفظ دیتا ہے، بے بنیاد اندازوں سے روکتا ہے اور تحقیقات کرنے اور دوسروں کی زندگی میں دخل اندازی سے منع کرتا ہے۔ اس لئے زناء کے ثبوت کی ناکامی کو وجوہ کی بناء پر قذف کے لئے سزا عائد ہو جاتی ہے۔ (زناء سے متعلق جھوٹا الزام) قران شکایت کنندہ سے زناء کو ثابت کرنے کے لئے چار چشم دید گواہ مانگتا ہے۔ شکایت کنندہ اور شہادت دینے والوں کو اس جرم کی سنگینی سے بخوبی آگاہی ہونی چاہیے اور اس بات کی آگاہی ہونی چاہیے کہ اگر انہوں نے جھوٹا الزام لگایا یا الزام کے شک کو دور نہ کر سکے تو وہ قذف کے لئے سزاوار ہوں گے ملزم زناء کی قانونی کاروائی میں ناکامی

کے نتیجے میں دوبارہ ازسرنو قانونی کاروائی شروع نہیں کرے گا۔

زناء آرڈی نینس خواتین پر استغاثہ کا بے جا استعمال کرتا ہے، خاندانی تنازعات کو طے کرنے اور بنیادی انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے انحراف کرتا ہے۔ زناء اور قذف کے ہر دو مقدمات میں اس کے بے جا استعمال پر نظر رکھنے کے لئے مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی جارہی ہے تاکہ صرف سیشن عدالت ہی، کسی درخواست پر مذکور مقدمات میں سماعت کا اختیار استعمال کر سکے اسے قابل ضمانت جرم قرار دیا گیا ہے تاکہ ملزم دوران سماعت جیل میں یا سیت کا شکار نہ رہے۔ پولیس کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ مذکورہ مقدمات میں کسی کو گرفتار کر سکے تاوقتیکہ سیشن عدالت اس اجازت نہ دے اور مذکورہ ہدایات ماسوائے عدالت مین حاضری کو لازمی بنائے جانے یا کسی سزا ہی کی صورت کے جاری نہیں کی جاسکتیں مجموعہ تعزیرات میں (۵۰۲ ب) ایک نیا جرم شامل کیا گیا ہے جو اس امر کا اہتمام کرتا ہے کہ زناء یا زناء بالجبر کی صورت میں عورت یا اس کے خاندان کے کسی فرد کی تشہیر نہیں ہوگی اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں چھ ماہ تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مذکورہ تمام رترامیم کا بنیادی مقصد زناء اور قذف کو اسلامی احکام کے مطابق قابل سزا بنانا ہے۔ جیسا کہ قرآن اور سنت میں دیا گیا ہے۔ استحصال سے روکنا، پولیس کے بے جا اختیارات سے روکنا اور انصاف اور مساویانہ حقوق پر مبنی معاشرے کو تشکیل دینا ہے۔

بسلسلہ جدید فقہی تحقیقات

جامعہ المرکز الاسلامی کی ایک اور عظیم تاریخی، تحقیقی اور علمی پیشکش

(امام ابوحنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت)

باہتمام ونگرانی: مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی (ایم این اے)

جس میں امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت، ثبوت روایت، صحابہ کرامؓ سے سماع، علم حدیث میں مقام ومرتبہ، اکابر ائمہ کے السنہ سے امام اعظمؒ کے حق میں مدحیہ اقوال اور محسنہ کلمات، امام ابوحنیفہؒ پر طعن واعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور علمی محاسبہ، امام ابوحنیفہؒ بحیثیت ایک عظیم مصنف، مسانید تصنفات وتالیفات، کتاب الآثار اور اس کے نسخے ''تعلیقات وتشریعات'' فقہ حنفی کی ترجیحات اور امتیازی خصوصیات ورموضوع سے متعلق دیگر اہم مضامین شامل ہیں۔ اہل ذوق کو اطلاعاً عرض ہے کہ کتاب محدود تعداد میں چھپے گی، پہلے سے اپنی کاپی محفوظ کر لیجئے۔

برائے رابطہ: دفتر جامعہ المرکز الاسلامی بنوں صوبہ سرحد

فون نمبر: 0928-331353 فیکس: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com

تقابلی جائزہ

ذیل میں ہم قومی اسمبلی میں پیش شدہ اس بل میں موجود دفعات اور جرم زنا حدود آرڈی نینس ۱۹۷۹ء کا ایک جائزہ قارئین کے معلومات کے لئے پیش کرتے ہیں جو کہ حدود عائلی قوانین سے متعلق قومی اسمبلی میں متحدہ مجلس عمل کی ذیلی کمیٹی نے حکومت کے ساتھ 29 اگست 2006 کو پارلیمنٹ لاجز اسلام آباد میں سینیٹر طلحہ محمود کے کمرہ میں پیش کی جس میں مجلس کے ذیلی کمیٹی کے صدر مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی اور اراکین مولانا اسداللہ بھٹو ایڈوکیٹ، حافظ حسین احمد، ڈاکٹر فریدہ احمد، سمیحہ راحیل قاضی، شاہدہ اختر علی نے شرکت کی اور مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی، مفتی عظمت اللہ بنوی نے بطور معاون کمیٹی شرکت کی، حکومت کے مجوزہ ترامیمی بل کے اراکین میں سے وزیر مملکت برائے قانون شاہد اکرم بھنڈر، سیکرٹری لاء ملک میر اعظم خان، جسٹس (ر) خضر حیات اور جسٹس جہان داد نے شرکت کی۔ جائزہ ہذا کو جناب اسداللہ بھٹو صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ اور ان کے شکریے کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے (ادارہ)

جرم زناء (نفاذ حد) آرڈی نینس اور تحفظ خواتین بل ۲۰۰۶ء کا قانونی جائزہ

دفعہ نمبر	متن	بل کی شق نمبر	مجوزہ ترامیم	جائزہ
	جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈی نینس 1979ء		تحفظ خواتین بل 2006ء	
۳	(ج) نکاح سے مراد وہ نکاح ہے جو فریقین کے شخصی قانون کے مطابق باطل نہ ہو اور شادی شدہ کے معنی' اس کے مطابق لئے جائیں گے (ہ) تعزیر سے مراد حد کے علاوہ کوئی دیگر سزا ہے	۱۱	حدود آرڈی نینس کی شق (ج) ار (ہ) کو ختم کرنے کی تجویز ہے	زنا مستوجب حد (دفعہ 5) میں شادی شدہ کا لفظ بار بار آیا ہے اس کی وضاحت ختم ہونے سے نفاذ حد میں مشکل پیدا ہوگی اور فائدہ زنا کے مجرم کو پہنچے گا۔ کیونکہ نکاح/شادی شدہ کی تعریف حذف کردی گئی ہے (۲) اگر زنا میں حد کی سزا بوجوہ نہ دی جاسکتی ہو تو شرعاً تعزیر کی سزا دی جاتی ہے تعزیر کی تعریف اور دفعہ 10 مع دیگر دفعات کے حدود آرڈی نینس سے حذف ہوجانے سے زنا بالرضا کے مجرم کو کوئی سزا نہ دی جاسکے گی جو کہ قران وسنت کے خلاف اور زنا کے مجرموں کو کھلی چھوٹ ہے۔
۳	آرڈی نینس دیگر قوانین پر غالب ہوگا۔ آرڈی نینس ہذا کے احکام کسی دیگر نافذ الوقت قانون میں درج کسی امر کے باوصف مؤثر ہوں گے	۱۲	حدود آرڈی نینس کی مذکورہ دفعہ (3) کو حذف کرنے کی تجویز ہے	☆ اس دفعہ کو حذف کرنے سے قران وسنت کے قوانین کی بالادستی ختم ہوجائے گی جو کہ قران وسنت پر ڈاکہ ہے

۴	زنا: مرد اور عورت زنا کے مرتکب کہلائیں گے اگر وہ باہم جائز طور پر شادی کے بغیر بالارادہ مباشرت کریں تشریح: ایسی جنسی مباشرت کی تشکیل کے لئے جو زنا کے جرم کے لئے ضروری ہوں دخول کافی ہے	۱۳	الفاظ" جائز طور پر" (validly) حذف کرنے کی تجویز ہے (۲) تشریح : (Explantion) حذف کرنے کی تجویز ہے	۱: جائز کا لفظ حذف کر کے زنا کا راستہ ہموار کیا جا رہا ہے قران وسنت کی کھلی خلاف ورزی ہے کیونکہ قران وسنت میں جائز شادی کے علاوہ کوئی دوسرا تصور موجود نہیں ۔ یہاں جائز سے مراد رجسٹرڈ شادی لیا گیا ہے جبکہ کئی عدالتی فیصلوں اور شریعت میں یہ واضح ہے کہ رجسٹریشن شادی کے درست ہونے کے لئے شرط نہیں اس تشریح کی رو سے مجوزہ دفعات ۳۵۶ ب، ۳۷۱ الف خصوصا ۳۹۴ الف میں وہ شوہر بھی مجرم ہوگا جس کی شادی رجسٹرڈ نہیں؟ ۲: اس تشریح کو حذف کرنا قران وسنت کی ہدایات کے خلاف اور نفاذ حد کو مشکل بنا کر قران وسنت کی سزائیں رکاوٹ ڈالنا ہے یہ قطعا غیر اسلامی ہے ۔
۶	زنا بالجبر: مکمل دفعہ حدود زنا آرڈی نینس 1979ء میں موجود ہے۔	۱۴	دفعہ 6 حذف کرنے کی تجویز ہے	۱: حکومتی بل میں حدود آرڈی نینس کے دفعہ 6 کی تنسیخ شق نمبر 14 کے ذریعہ ہوئی ہے اور نئی متبادل دفعہ 375 کا تعزیرات پاکستان میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ۲: اس میں سے عورت کو نکال دیا گیا ہے جب کہ قران وسنت کے مطابق زنا بالجبر میں مرد وعورت خواتین میں تمیز نہیں کی گئی ہے یہ قران وسنت ودنیاوی دستور، عالمی کنونشن اور U.N.O کے چارٹر کی خلاف ورزی ہے ۳: زنا بالجبر میں ایک جابر (جبر کرنے والا (دوسرا مجبور (جس پر جبر کیا جائے) ہوتا ہے مجبور کو شبہ اور مجبوری ثابت ہونے پر اس کا فائدہ دیتے ہوئے حد جاری نہیں ہوگی بلکہ وہ تعزیری سزا سے بچ جائے گی لیکن جابر پر جرم کے ثبوت کے مطابق "حد" یا تعزیری سزا نافذ ہوگی۔ اس دفعہ یا ترمیمی بل میں کہیں "جابر" پر حد جاری کرنے کی گنجائش نہیں ہے جو کہ قران وسنت کی صریح وشدید خلاف ورزی ہے جابر پر حد جاری نہ ہونا قران وسنت کی شدید خلاف ورزی اور مداخلت فی الدین ہے حوالے کیلئے صحیح بخاری کی حدیث نمبر 1843 ملاحظہ فرمائیں جو کہ آئندہ درج ہے ۵: مزید جائزہ حدود آرڈی نینس کے دفعات 9,8,7 اور 10 وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں

۷	زنا بالجبر کے جرم کی سزا جب کہ مجرم بالغ نہ ہو (مکمل متن آرڈی نینس میں مذکور ہے)	۱۴	دفعہ 7 کو حذف کرنے کی تجویز ہے	۱: حدود آرڈی نینس سے دفعات 6,7 اور 10 حذف جب کہ دفعات 8 اور 9 میں ترمیم کی گئی ہے اس طرح زنا بالجبر کے ذکر تک کو حدود آرڈی نینس سے خارج کر دیا گیا ہے انگریز دور میں تعزیرات ہند کی دفعات 375 اور 376 زنا بالجبر سے متعلق تھیں جنہیں حدود آرڈی نینس نے منسوخ کیا اب معمولی رد و بدل کے ساتھ انہی دفعات کو بحال کیا جارہا ہے یہ سراسر اسلام دشمنی اور قران وسنت کی خلاف ورزی ہے ۲: حدود آرڈی نینس کی دفعہ 7 میں زنا بالرضا یا زنا بالجبر کے مجرم نابالغ کیلئے صرف تعزیری سزا بیان کی گئی ہے اسی طرح صنف کی بناء پر کوئی امتیاز نہیں لیکن موجودہ قانون میں صنف کی بناء پر امتیاز برتا گیا ہے اور سولہ سال سے کم عمر بچوں کو زنا بالرضا کی صورت میں بھی سزا نہ ملے گی یہ واضح طور پر مغربی معاشرے کی طرح چھوٹی عمر میں زنا کا راستہ کھولنا ہے دیگر جرائم میں سولہ سال سے کم عمر لڑکے اور لڑکی کو نابالغوں کے خصوصی قانون کے تحت سزا دی جاتی ہے تو زنا کی صورت میں یہ استثناء کیوں؟
۸	زنا یا زنا بالجبر مستوجب کا ثبوت: (مکمل متن آرڈی نینس میں درج ہے)	۱۵	دفعہ 8 سے الفاظ یا زنا بالجبر حذف کرنے کی تجویز ہے	الفاظ "یا زنا بالجبر" کے حذف کرنے سے متعلق جائزہ ذیل میں دفعہ 9 حدود آرڈی نینس (شق 16 حکومتی بل) میں ملاحظہ فرمائیں۔
۹	وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں ہوگا (مکمل متن آرڈی نینس میں درج ہے)	۱۶	دفعہ 9 سے الفاظ یا زنا بالجبر حذف کرنے کی تجویز ہے مذکورہ دفعہ 9 سے ذیلی دفعات 3 اور 4 حذف کرنے کی تجویز ہے	۱: زنا بالجبر کے ذکر کو حذف کرنے متعلق موقف اوپر درج کیا جاچکا ہے ۲: ذیلی دفعہ 3 اور 4 کو حذف کرنے سے اگر زنا بالرضا کے مقدمے میں حدود کا نفاذ بوجوہ نہ ہوسکے تو جرم ثابت ہونے کے باوجود عدالت نہ تو دوبارہ سماعت کا حکم دے سکتی ہیں اور نہ ہی مجرم کو تعزیری سزا دے سکتی ہے یہ زنا بالرضا کو دیا جانے والا سب سے بڑا تحفظ ہے زنا بالرضا کی ہر طرح کی سزا کا عملی خاتمہ ہوجائے گا بے راہ روی و بے حیائی کا کشادہ راستہ کھلنے کی مکروہ سازش جاری ہے

۱۰ تا ۱۶ اور ۱۸، ۱۹

دفعات 10 تا 16 اور ان کی متبادل مجوزہ دفعات آرڈی ننس 1979ء میں دیکھیں۔

18: کسی جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا: جو کوئی ایسے جرم کے ارتکاب کا اقدام کرتا ہے جو آرڈی ننس ہذا کے تحت قید یا کوڑوں سے قابل سزا ہو یا ایسے جرم کے ارتکاب کا موجب بنتا ہے اور ایسی کوشش میں جرم کے ارتکاب کے لئے کوئی فعل سرزد کرتا ہے تو اسے ایسی مدت کی سزا دی جائے جو اس جرم کے لئے مقرر کردہ طویل ترین مدت کا نصف ہو یا کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہو یا ایسا جرمانہ جو جرم کے لئے مقرر ہو یا کوئی سے دو سزا یا تمام سزائیں۔

19۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860ء کے بعض احکام کا اطلاق اور ترمیم: (1) سوائے اس کے کہ آرڈی ننس ہذا میں کوئی برعکس صریح حکم موجود ہو مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860ء کے باب (2) کی دفعات 34 تا 38 باب (3) کی دفعات 63 تا 72 اور ابواب (5)، (5,a) کا آرڈی ننس ہذا کے تحت مناسب تبدیلی کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(2) جو کوئی آرڈی ننس ہذا کے تحت کسی جرم کے مستوجب حد تک کی اعانت کا مجرم ہوگا تو وہ ایسے جرم کی بطور تعزیر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

(3) مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860ء میں (الف) باب 16 کی دفعہ 366، دفعہ 372، دفعہ 373، دفعہ 375، دفعہ 376، اور باب (20) کی دفعہ 493، دفعہ 497، اور دفعہ 498، قرار دی جاتی ہیں اور (ب) دفعہ 367، میں الفاظ اور سکتہ ''یا کسی شخص کی غیر فطری خواہش کو'' حذف کئے جائیں۔

۱۷

آرڈی ننس کی دفعات 10 تا 16 اور 18 اور 19 حذف کرنے کی تجویز ہے

۱: دفعہ 10 مستوجب تعزیر سے متعلق ہے اس کو حذف کرنے سے اگر بوجوہ حد نافذ نہ ہوسکے تو تعزیری سزا کا راستہ بھی بند ہوجائے گا۔ اس کی متبادل کوئی دفعہ بھی تجویز نہیں کی گئی۔ مجوزہ دفعات 375 اور 376 (PPC) قران وسنت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے گویا زنا بالجبر کو حد سے خارج کرنے اور تعزیری سزا کے لئے ناقص دفعات مرتب کر کے دین اسلام کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور معاشرے کی تباہی کی سازش ہے۔

۲: دفعات 11، 12، 15 اور 16 کو حدود آرڈی ننس سے حذف کر کے PPC میں شامل کرنے کی تجویز ہے وہ تمام امور جن سے متعلق یہ دفعات ہیں، زنا کے لئے معاون ہیں ان کو حدود سے خارج کرنا محض اسلام دشمنی کی خوشنودی کے لئے ہے وگرنہ ان دفعات کو تقریبا من وعن برقرار رکھنا ان کی افادیت کی دلیل ہے۔ زنا کے خلاف موجود یکجا قانون کی بجائے منتشر دفعات زنا پر مواخذنے کو مشکل بنا دیں گی۔

۳: دفعات 13 اور 14 عصمت فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لئے خرید وفروخت سے متعلق ہیں جنہیں دفعات 371 الف اور 371 ب (PPC) کے طور پر منتقل کرنے کی تجویز ہے ان دفعات کو حدود آرڈی ننس سے نکال کر سابق قانون کے طرح ایک مرتبہ پھر گناہ کے اڈوں کے لئے عورتوں اور بچیوں کی خرید وفروخت کی راہ کھولنا ہے۔ حدود آرڈی ننس میں سزا عمر قید تھی جسے ''25 سال تک'' قید میں بدل کر اس مکروہ دھندے میں ملوث افراد کو رعایت دی جا رہی ہے۔

۴: دفعہ 18 جرم زنا کے اقدام کی سزا بیان کرتا ہے۔ تعزیرات پاکستان میں قتل، چوری سمیت دیگر جرائم کے اقدام (کوشش) کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے اور سزائیں مقرر کی گئی ہیں لیکن جرم زنا کی کوشش کرنے پر تعزیری سزا کو ختم کیا گیا ہے علاوہ ازیں کسی لڑکی یا خاتون کو فحاشی کے اڈے کے

				لئے اغواء کرنے کی کوشش قابل سزا نہیں ہوگی اس طرح پورا معاشرہ عدم تحفظ کا شکار ہو جائے گا اس پر یہ دعویٰ ایک مضحکہ خیز صورت پیدا کرتا ہے کہ اس بل کا مقصد خواتین کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے ۵: دفعہ 19 کو حذف کرنے سے اگر جرم زنا میں ایک سے زائد افراد اعانت جرم یا سازش جرم میں شریک تھے تو انہیں سزا نہیں مل سکے گی اس طرح زنا کے تمام اقسام کے جرائم میں اضافہ ہوگا اور اجتماعی جرم میں ساتھی مجرموں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔
۱۷	سنگساری کی سزا پر عمل درآمد کا طریق کار: دفعہ 5 یا دفعہ 6 کے تحت دی گئی سزا سنگساری کی سزا پر مندرجہ ذیل طریقے سے عمل ہوگا۔ ان گواہوں میں سے جنہوں نے مجرم کے خلاف شہادت دی تھی جو دستیاب ہوں، اسے سنگسار کرنا شروع کریں گے اور جب کہ سنگساری جاری ہو، اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا، اس کے بعد سنگساری اور گولی چلانا روک دیا جائے گا۔	۱۸	دفعہ 17 میں سے الفاظ اور ہندسہ ''یا دفعہ 6'' حذف کرنے کی تجویز ہے	سنگساری کی سزا کے حوالے سے دفعہ 6 کو حذف کرنے کی تجویز ہے زنا بالجبر سے متعلق ہے اس طرح زنا بالجبر کی صورت میں حد مکمل طور پر ختم کیا گیا ہے۔ تفصیلی بحث اوپر موجود ہے
۲۰	مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اطلاق اور ترامیم: (وہ حصہ جسے حذف کرنے کی تجویز ہے مندرجہ ذیل ہے) بشرطیکہ اگر شہادت سے یہ ظاہر ہو کہ مجرم کسی دیگر قانون کے تحت کسی مختلف جرم کا مرتکب ہوا ہے تو اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کی سزا دینے کا اختیار رکھتی ہو اس کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرا کر سزا دے سکتی ہے (3) ضابطہ کی دفعہ 198، 199، 199-A یا دفعہ 199-B کے احکام آرڈی نینس ہذا کی دفعہ 15 یا 16 کے تحت قابل سزا جرم کے اختیار سماعت پر اطلاق پذیر نہیں ہوں گے۔ (5) ضابطہ کے باب 29 کے احکام کا آرڈی نینس ہذا کی دفعہ 5 یا 6 کے تحت دی گئی سزاؤں پر اطلاق نہیں ہوگا۔	۱۹	مندرجہ کو حذف کرنے کی تجویز ہے ۱: ذیلی دفعہ (1) میں پہلا جملہ شرطیہ۔ ۲: ذیلی دفعہ 3 ۳: ذیلی دفعہ 5	۱: دفعہ ۲۰ کے ذیلی دفعہ کا جملہ شرطیہ ختم کرنے سے اگر جرم زنا کے ساتھ دیگر کسی قسم کے جرائم ہوئے ہیں تو عدالت اس کی سزا سے سکے گی مثلاً شدید زخمی کرنا، قتل کی دھمکی دینا وغیرہ۔ اس جرم کے لئے الگ FIR مقدمہ درج کرانا ہوگا۔ اس طرح ناانصافی کا راستہ ہموار ہوگا۔ ۲: ذیلی دفعہ (۳) حذف کرنے سے دھوکہ دے کر عورت سے زنا کرنے جس بے جا میں رکھنے یا بھگا لے جانے والے مجرموں کو فائدہ ہوگا اور عدالت کے اختیار سماعت میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ ۳: ذیلی دفعہ (۴) کے حذف ہونے سے زنا بالرضا اور زنا بالجبر کے مجرموں کو بعد از سزا مراعات نہ ملنے کی رکاوٹ دور کی جارہی ہے۔ اب زنا کا مجرم رعایتوں کا مستحق ہوگا۔ درحقیقت اس بل کے ذریعے مظلوم و مجبور کے ساتھ ناانصافی اور مجرم کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔